تبصرہ کتب

میری علمی اور مطالعاتی زندگی

مرتّب : مولانا عبدالقیوم حقانی
ناشر : مؤتمر المصنّفین - دارلعلوم حقانیہ - اکوڑہ خٹک
اشاعت : ۱۹۹۱ء
صفحات : ۳۵۶
قیمت : ۶۶ روپے

مختلف مدیران جرائد نے بارہا اپنے قارئین کی دلچسپی کے لیے مشاہیر اہل علم و تصنیف سے ان کی علمی و مطالعاتی زندگی کے بارے میں سوال ناموں کے جواب حاصل کیے اور انہیں اپنے جرائد میں جگہ دی۔ ۱۹۴۵ء میں الندوہ (لکھنؤ) نے اس طرز کے جوابات حاصل کیے تھے جن کا مجموعہ "مشاہیر اہلِ علم کی محسن کتابیں" کے نام سے دو تین بار شائع ہوچکا ہے۔ ماہنامہ "کتاب" (لاہور) نے متعدّد ادیبوں اور شاعروں سے ان کی تین پسندیدہ کتابوں کے بارے میں تفصیلی انٹرویو کیے۔ اسی طرح ماہنامہ "سیّارہ" (لاہور) کی ایک خصوصی اشاعت میں بعض معروف اہلِ دانش نے اپنے علم و مطالعہ میں "قارئینِ سیّارہ" کو شریک کیا تھا۔ یہ اسی روایت کا تسلسل ہے کہ ماہنامہ "الحق" (اکوڑہ خٹک) نے مشاہیر سے رابطہ قائم کر کے ان کے اساتذہ، تعلیمی ماحول، درس گاہوں، پسندیدہ کتابوں اور مدارسِ عربیہ کے مروّجہ نظامِ تعلیم کے بارے میں ان کے تاثرات دریافت کیے۔ مشاہیر کے یہ جواب "الحق" کے صفحات میں جگہ پا چکے ہیں تاہم "الحق" کے نائب مدیر جناب مولانا عبدالقیوم حقانی نے بعض اضافات کے ساتھ مشاہیر کے جوابات کو کتابی شکل میں یک جا کر کے ان کے حلقۂ قارئین میں مزید وسعت پیدا کر دی ہے۔

"میری علمی اور مطالعاتی زندگی" میں جن اہلِ علم نے اپنی سرگزشت بیان کی ہے، ان میں مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی، مفتی محمد شفیع، مولانا شمس الحق افغانی، مولانا محمد اشرف (سابق صدر شعبۂ عربی، اسلامیہ کالج پشاور)، مولانا اطہر علی، مولانا محمد اسحاق سندیلوی، مولانا عبدالقدوس ہاشمی، ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی، مولانا لطافت الرحمن سواتی، ڈاکٹر محمد حمیداللہ، ڈاکٹر سیّد عبداللہ اور قاضی زاہد الحسینی کے نام نمایاں ہیں۔ ان حضرات کی اکثریت کا تعلق دارالعلوم دیوبند کی علمی و دینی روایت سے ہے اور جن حضرات کا تعلق براہِ راست اس روایت سے نہیں، وہ بھی اپنے تعلقات اور مزاج کے سبب اس روایت

کے قریب ہیں۔

ان اہلِ علم نے مدارسِ عربیہ کے نظامِ تعلیم کے بارے میں بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے، اس مناسبت سے مرتّب نے موضوع سے متعلق بعض دوسری تحریریں بھی شامل کر لیں ہیں، گو وہ ماہنامہ "الحق" کے لیے نہیں لکھی گئی تھیں۔ بعض اہلِ علم جہاں مدارسِ عربیہ کے نظامِ تعلیم میں تبدیلی کے حق میں ہیں، وہیں مولانا لطافت الرحمٰن سواتی اور مرتّبِ کتاب اس میں کسی تبدیلی کے روادار نہیں۔ (اس سلسلے میں مرتّبِ کتاب نے نہ صرف مولانا سواتی کے دلائل دہرائے ہیں بلکہ جزوی تبدیلی کے ساتھ ان ہی کی "عبارت" اپنائی ہے۔)

مطالعۂ مسیحیت کے حوالے سے زیرِ نظر کتاب میں بعض اشارات قابلِ مطالعہ ہیں۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی نے مغربی تہذیب اور بعض مسلمان اہلِ قلم پر مستشرقین کے اثرات کے حوالے سے جو کچھ لکھا ہے، بصیرت افروز ہے۔ (ص ۶۶ - ۶۷) مولانا مفتی محمد شفیع مرحوم کا خیال ہے کہ

> اہل علم میں بھی صرف وہ حضرات ملحدین اور فرقِ باطلہ کی کتابوں کا مطالعہ کریں جن کو ماہر اساتذہ کی صحبت سے علم میں رسوخ حاصل ہو چکا ہو اور وہ اپنے وسائل کے اعتبار سے دفاع عن الاسلام کی خدمت انجام دینے کی صلاحیت بھی رکھتے ہوں۔ (ص ۸۱)

مولانا محمد اشرف قرآن مجید کے اردو تراجم اور تفاسیر کے ذکر میں لکھتے ہیں کہ

> تفسیر ماجدی بیک وقت قدیم و جدی، عالم و عامی کی تسلّی کا سامان ہے [اس میں] مستشرقین کی پھیلائی ہوئی گمراہیوں، ابلہ فریبیوں کے جوابات، مذاہب کا تقابلی جائزہ اور عمومی سوالات و اشکالات کا حل بھی آ گیا ہے۔ تفسیرِ حقّانی گو سر سیّد کی تفسیری اغلاط اور نیچریت کے جواب میں لکھی گئی ہے، تاہم مفید معلومات کا مجموعہ ہے اور ملاحدہ و دیگر مذاہب کے جوابات اور متشکک اذہان کے لیے اس کا مطالعہ مفید ہے۔

انگریزی تفاسیر میں مولانا دریا بادی کی تفسیر دیگر خوبیوں کے علاوہ اس لحاظ سے اہم ہے کہ مولانا نے "جس تفحص واستیعاب کے ساتھ بائبل وکتبِ ماقبل سے قرآنی آیات کے شواہد جمع فرمائے ہیں۔ اس سے قرآن کا پہلی کتابوں پر مہیمن ہونا اظہر من الشمس ہوگیا ہے۔" (ص ۱۶۱)

مولانا عبدالقدوس ہاشمی نے اردو زبان کی دس کتابوں کا ذکر کیا ہے جن سے انہیں " بڑا فائدہ حاصل ہوا۔" ان کتابوں میں سے ایک مولانا عبدالحلیم شرر کی "تاریخِ ارضِ مقدّس" ہے۔ مولانا ہاشمی کے الفاظ میں

> اس کتاب کے دو حصے ہیں۔ تاریخِ یہود اور تاریخِ عیسائیت، ضخامت بہت زیادہ نہیں لیکن اس موضوع پر یہودیوں اور عیسائیوں کی لکھی ہوئی بہت سی ضخیم کتابوں کے مطالعہ کے بعد اس چھوٹی سی کتاب کی قدر معلوم ہو سکی۔ اتنی معلومات اور اس قدر اختصار کے ساتھ،

نہایت سلجھے ہوئے انداز میں پیش کی گئی ہیں کہ کسی اور جگہ اِس کی نظیر نہیں ملتی۔ (ص ۳۲۸)

مسئلہَ جہاد کے بارے میں مستشرقین نے بڑی غلط فہمیاں پھیلائی ہیں اور "معذرت خواہ" مسلمانوں نے ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش میں مزید الجھنیں پیدا کی ہیں۔ سیّد ابوالاعلیٰ مودودی کی "الجہاد فی الاسلام" مسئلہ جہاد پر ایک کتاب ہے، مولانا ہاشمی کے الفاظ میں

اسلام میں جہاد کے مقاصد و احکام کیا ہیں؟ اِس موضوع پر اس سے بہتر کتاب میں نے نہیں دیکھی۔ میں نے اِسے ایک بار اپنی طالب علمی کے زمانہ میں پڑھا تھا اور دوسری بار اب بڑھاپے میں پڑھا۔ بڑی مفید اور صحیح معلومات بڑے ادیبانہ انداز میں پیش کی گئی ہیں۔ (ص ۳۲۸ - ۳۲۹)

زیرِ تبصرہ کتاب بہت دلچسپ ہے مگر کتابت کی تصحیح پورے طور پر نہیں ہوسکی۔ اشعار غلط درج ہو گئے ہیں۔ بعض کتابوں اور اشخاص کے نام درست نہیں حتیٰ کہ مولانا لطافت الرحمٰن سواتی کو جن کا مقالہ شاملِ کتاب ہے، مولانا لطف الرحمٰن سواتی (ص ۲۸۷) لکھ دیا گیا ہے۔ کہیں کہیں جگہ خالی رہ گئی ہے اور یوں بعض جملوں کا مطلب غتر بود ہو کر رہ گیا ہے۔ مؤتمر المصنّفین کے کارپردازوں سے گزارش ہے کہ تصنیف و تالیف کے ساتھ ترتیب و اشاعت بھی اعلیٰ معیار کی متقاضی ہے۔ (ادارہ)

قرآن کریم لازوال معجزہ ہے۔

مسلم - مسیحی مناظرہ سے دلچسپی رکھنے والوں میں جناب محمد اسلم رانا کا نام محتاجِ تعارف نہیں۔ اِس موضوع پر اُن کے قلم سے چھوٹے بڑے ۲۶ پمفلٹ شائع ہو چکے ہیں۔ زیرِ نظر مجموعہَ مضامین نسبتاً طویل تر مطالعہ ہے جِس میں اُنہوں نے قرآن مجید کے بارے میں اٹھائے گئے بعض مسیحی اعتراضات کو رد کرنے کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ قرآن مجید زندہ اور دائمی معجزہ ہے۔ اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے اور اُخروی نجات قرآن مجید پر ایمان لانے پر منحصر ہے۔

۱۶ صفحات پر محیط زیرِ تبصرہ تالیف اسلامی مشن، سنت نگر - لاہور نے کمپیوٹر کی کتابت میں شائع کی ہے اور پندرہ روپے اس کی قیمت ہے۔ (ادارہ)